بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# درسِ حقیقت

یا

## حق کی پہچان برائے مخالفینِ القرآن

بقلم مسٹر ڈبلیو باروک (راولپنڈی)

Comprehension of the Truth
According to the Followers of the Koran

By
Mr. W. Baruch

1st Time Published in March 20th 1963
Feb 7th 2007
www.noor-ul-huda.org

## • قرآن مجید کا تیسرا حکم واعلان

قرآن مجید نے مصدق صادق اور محافظ کلام ہونے کا دعویٰ عام کیا ہے۔ سورہ بقرہ آیت ۷۵ میں اُسے کلام اللہ تسلیم کیا اور وہ سچ ہے سچا کرنے والا اُس کو جو ساتھ اُن کے ہے۔ سورہ بقرہ ۹۱ آیت سچا کرنے والا واسطے اُس چیز کے آگے اُس کے ہے اور ہدایت و خوشخبری واسطے ایمان لانے والوں کے بقرہ ۹۷ آیت۔ سچا کرنے والا واسطے اُسکے جو پاس اُن کے ہے۔ پھینک دی ایک جماعت نے اُن میں سے جو دیئے گئے ہیں کتاب۔ کتاب اللہ کی کو۔ بقرہ آیت ۱۰۱ آیت۔ اصل کتاب بقرہ ۱۰۵ اور اُتاری ہم نے تیری طرف کتاب ساتھ حق کے سچا کرنے والی اُس چیز کو کہ آگے اُس کے ہے۔ کتاب سے اور نگہبان اُوپر اُس کے۔ المائدہ ۴۸ آیت۔ یونس ۳۷ آیت۔ سورہ یوسف ۱۱۶ قرآن صرف تفصیل و تصدیق کرنے والا ہے۔ پاتے ہیں اس کو لکھا ہوا بیچ توریت کے اور انجیل کے سورہ الاعراف ۱۵۷ پس قرآن اہل کتاب کے لئے نئی اور نازل شدہ کتاب نہیں بلکہ نقل ہے کتابوں کی یہ قرآن

البتہ مذکور ہے۔ نبیؔ کتابوں پہلے پیغمبروں کی۔ سورہ الشعرراء۱۹۶۔ان اعلانات کے باوجود اگر کوئی قرآن مجید کو کلامِ حق اور اولین ایمان وصراط المستقیم کے برعکس کسی اور ایمان کی پیروی کرے تو وہ قصداً قرآن کی صداقت وتصدیق کا مخالف ہے۔اس لئے ہم دنیا کے ہر فرد بشر سے یہ تحدی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مخالفِ صراط المستقیم اولین ہوتے ہوئے ثابت کرے کہ قرآن مجید کی تصدیق غلط ہے۔ یا سورہ النساء۷۹ آیت کے خلاف قرآنی تضاد واختلاف کثیر ثابت کرے کہ کب قرآن مجید نے کتب مقدسہ کی تلاوت سے مخالفت اور اُس کے بیان کردہ ایمان سے علیحدہ کسی اور ایمان کے اختراع وایجاد کا حکم دیا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ قرآنی احکام سے ارتداد وانحراف کرنے والا کوئی ایک بھی کوئی قرآنی آیت پیش نہ کرسکے گا۔

# • مسیحی ایمان اور تصدیقِ قرآن

رسولی عقیدہ جو ہر مسیحی کا ایمان ہے۔

"میں ایمان رکھتا ہوں خدا قادر مطلق باپ پر جس نے آسمان وزمین اور سب کچھ جو اُن کے بیچ میں ہے بنایا۔

"سن لے اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا واحد خدا ہے۔ (توریت شریف کتابِ استثنار کوع ۶ آیت ۴۔ صحیفہ حضرت یسعیاہ رکوع ۴۱ آیت ۸۔ انجیل شریف راوی حضرت مرقس رکوع ۱۲: ۹۔ حضرت یوحنا رکوع ۱۷: ۳۔ ا کرنتھیوں ۸: ۴تا۶)۔

قرآن مجید نے بارہا اسی کی تلقین کی اور کوئی شخص اس کے خلاف بیان کرنے کی جرات نہیں کرسکتا۔

۲۔ میں ایمان رکھتا ہوں اُس کے اکلوتے بیٹے سیدنا عیسیٰ مسیح پر جو روح القدس کی قدرت سے مریم بتولہ کے مبارک بطن سے پیدا ہوا۔

علاوہ اس کے جب ہمارے آسمانی باپ ہمیں تنبیہ کرتے تھے اور ہم اُن کی تعظیم کرتے ہے۔ تو کیا روحوں کے باپ کی اس سے زیادہ تابعداری نہ کریں جس سے ہم زندہ ہیں" (عبرانیوں ۱۲: ۹)۔ لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا" (یوحنا ۱: ۱۲)۔

انسان کا جسم مٹی میں سے پیدا ہونے والی خوراک کے اجتماع، کیمیائی ایک جسم میں ذخیرہ ہونے سے فعلِ تعلق جنسی کے بعد شکم مادر سے عرصہ معینہ کے بعد ظاہر ہویدا ہوتا ہے۔ اور یہ جسم فنا کے قبضہ میں ہے جو بلا آخر نیست ہوتا ہے۔ مگر حیوانات سے بڑھ کر نوع انسانی میں خدا روح نے اشرف المخلوقات ہونے کی فضیلت مخلوق مگر غیر فانی روح پیدا کی۔ اور روح اور مادہ ہر دو عالم بالکل مختلف ہیں۔ مٹی سے انسان اولین کا جسم بغیر توسط کے بنایا۔ مگر روح مادیات سے علیحدہ عالم ارواح میں پیدا کی گئی چونکہ روح مادیات میں سے پیدا نہیں ہوئی اس لئے خدا مخلوق روحوں کا خالق ہونے کی حیثیت سے باپ ٹھہرا۔ بعینہ فرشتگان مخلوق روحیں ہیں۔ مگر مادیات سے بے نیاز، اور روح کی تخلیق کے لئے کوئی مخلوق چیز وذریعہ یا توسط نہیں۔ اس لئے خدا کے سوا روح کا باپ ہونے کی کسی اور کو قدرت یا حق نہیں۔

حدیث شریف نے بھی روزِ میثاق میں روح کی پیدائش وتخلیق میں کسی مخلوق چیز کو ذریعہ اور واسطہ نہیں بیان فرمایا پس ارواح انسانی یا مخلوق روحوں کے باپ خدا سے صرف اضافی فرزندیت رکھتی ہیں نہ کہ ذاتی۔

مگر سیدنا عیسیٰ مسیح کے اکلوتے بیٹے کی اصطلاح ان معنوں میں نہیں۔ بلکہ قرآن مجید نے تصدیق فرمائی۔ کہ سیدنا عیسیٰ مسیح کا جسم صورت انسانی اجزا کیمیائی زمینی سے نہیں بنا۔ بلکہ کلمۃ اللہ جو تمام مخلوقات کا ذریعہ تخلیق تھا، وہ اپنی قدرت کاملہ اور باپ کی مرضی کے مطابق انسانی جسم میں ظاہر ہوا۔ جس وقت کہا فرشتوں نے کہا اے مریم تحقیق اللہ بشارت دیتا ہے تجھ کو ساتھ کلمہ اپنے کے اُس کا نام مسیح ہے۔ (سورہ العمران آیت ۴۵)۔

اور کلمہ اُس کا ڈال دیا اُس کی طرف مریم کے اور روح اُس (اللہ) کی۔ سورہ النساء ۱۷۱ آیت۔ آیات کریمہ میں قرآن مجید مصدق، صادق اور شاہد بے بدل ہے۔ کہ سیدنا عیسیٰ مسیح کا ظہورِ دیدنی وتجسم کلمہ خالق سے ہوا۔ اس لئے اُسے انسان خاکی تصور وتسلیم کرنے والے مخالفِ قرآن مجید اور صراط

المستقیم سے بہت دور ہیں۔ کیونکہ ہر جسم کلمہ حق کی قدرت سے بنااور مخلوق ہے۔ مگر کلمۃ اللہ خود خالق ہے، کوئی اُس کا خالق نہیں۔ پھر اعلان فرمایا کہ کلمۃ اللہ صورت انسانی میں مخلوق روح نہ تھا۔ جس کے باعث اُسے محض انسانِ خاکی تصور کیا جائے بلکہ فرمایا کہ روح منہ سورہ النساء ۱۷ آیت۔ پس بھیجا ہم نے طرف اُس کی روح اپنی کو کہ مرد کامل کی صورت اختیار کرے۔ سورہ مریم ۱۷ آیت۔

پس پھونک دیا ہم نے بیچ اُس کے روا پنی کو اور کیا ہم نے اُس کو اور بیٹے اُس کو نشانی واسطے عالموں کے سورہ الانبیا ۹۱ آیت۔

پس قرآن مجید مصدق صادق شاہد ہے کہ الٰہی روُح کے نفخ اور کلمۃ اللہ کے تجسم کے باعث صرف سیدنا عیسیٰ مسیح کی ذات حی القیوم ہی اکلوتا بیٹا کا مستحق ہے اور یہ اصطلاح و اعزاز کبھی کسی مخلوق کے لئے استعمال نہیں ہوا۔ اور مخالفت کرنے والے قرآن کے باغی ہیں۔

اعتراض: مخالفینِ قرآن مجید فرمایا کہ اُس (اللہ) کی کوئی بیوی نہیں، اور اس کے جواز میں چند متشبہات قرآنی پیش کرتے ہیں۔

۱۔ ہم بارہا بیان کر چکے ہیں کہ قرآن مجید کا روئے سخن بُت پرست عرب کی طرف تھا۔ بُت پرستوں کے لئے قرآن مجید نے فرمایا کہ وہ فرشتوں کو خدا کے بیٹے اور بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ اور دیوتاؤں اور بیٹوں پر مرد ہونے کا فخر کرتے تھے۔ اُن کی تردید کے لئے یہ کافی تھا۔ کہ خدا کی کوئی بیوی ہی نہیں تو اولاد کیسی!

۲۔ اہل کتاب و اہلِ خرد و دانش کے لئے مذکورہ آیات میں روشن فرمایا کہ تجسم اللہ کا ظہور الٰہی ذات میں سے معرض وجود میں آیا۔

۳۔ مخالفینِ قرآن نے اہلِ دانش کے مخالف گروہ کی تقلید۔۔۔۔ تصدیق صادق اور احق سے رو گردانی کی۔ ہم اُن سے ایک ہی بات کا مطالبہ کر کے منتظر جواب رہیں گے۔ قرآن مجید نے بارہا فرمایا کہ جب مریم صدیقہ نے اپنے فعلاً و خیالاً فعلِ تعلق جنسی طرز تولید موجود سے بالکل مبرہ و منزہ اور پاک دامن کا دعویٰ کر کے اپنی حالت بکرات کو خدا اور اُس کے فرشتوں سے تسلیم کروایا تو ملا کہ یہ سب تو برحق ہے مگر خدا کے کہنے سے ہی سب کچھ ہو جاتا ہے۔ سورہ آل عمران ۴۷ آیت۔ لیکن مخالفین قرآن کے لئے قرآنی قول کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ وہ بضد ہیں کہ خدا کی (خدا معاف فرمائے) بیوی ہونی لازم اور اُبدی ہے، ورنہ قرآنی اقوال کو وہ کیا کریں۔ کیا مخالفین قرآن کے دماغ اور خیال میں خدا کی ذات کی اختراعی تصور کے لئے ژدلیدگی بھری ہوئی نہیں ؟ وہ خدا کو محض خاکی مرد تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ نورانی مخلوق شہوت سے مبرا ہے تو نورانی مخلوق کا خالق اس سے کیسے ملوث ہو سکتا ہے۔ پھر فعل مجامعت کے لئے دو جسموں کا ہونا اشد ضروری ہے۔ خدا کے لئے وہ کون سا جسم تسلیم کرتے ہیں۔ افسوس وہ خدا روح سے تاقیامت انکار کرتے رہیں گے حالانکہ قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات میں کہ خدا روح ہے بیان ہوا ہے۔ علاوہ ازیں سورہ الانبیاء میں لکھا ہے۔ جس دن کہ پھونکا جائے گا صور پس آؤ گے تم فوج فوج۔ ۱۸ آیت۔ تمام بنی نوع انسان کے لئے یہ ہو گا۔

اُس دن کھڑی ہو گی روح (خدا کے لئے) اور فرشتے صف باندھ کر ۳۸ آیت۔ قابعین نام نہاد و مخالفین قرآن مجید جب یہ پڑھتے ہیں۔ اور مت نااُمید ہو روح اللہ سے تحقیق نہیں ہوتے نااُمید روح اللہ مگر قوم کافروں کی۔ سورہ یوسف ۸۷ آیت اور جب کلمے پڑھتے ہیں۔ تو لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ۔ سورہ یوسف میں مرقوم اسی لفظ روح اللہ کے ترجمہ و تفسیر کے وقت ژدلیدگی دماغوں میں بھر جاتی ہے۔ پس از روئے قرآن مجید مصدق صادق روح اللہ خدا ہے۔ اور تجسم روح اللہ و صورت مسیح کے مخالفین قرآن مجید سے باغی ہیں۔ ہم تمام مخالفین کو چیلنج عام کرتے ہیں کہ آؤ ہر صورت روح اللہ میں اختلاف کی وجہ بیان کرو۔

کاش کہ مخالفینِ قرآن اسے تسلیم کرتے تو اُنہیں صراط الذین جن پر خدا نے نعمتیں کیں اُن کے ایمان میں شامل ہو کر یہ اقرار کرتے کہ خدا روح انسانی جسم میں ظاہر ہوا اور غیر دیدنی ازلی و ابدی جلال سے ظاہر ہو کر اکلوتا بیٹا کی اصطلاح سے انسانی الفاظ میں پکارا گیا۔ یہ اصطلاح صرف اہل ایمان کے لئے قابل قبول ہے۔ حضرت داؤد نے از راہ الہام فرمایا "بیٹے کو چومو، ایسا نہ ہو کہ وہ قہر میں آئے اور تم راہ میں ہلاک ہو جاؤ۔" (زبور ۲: ۱۲) "اور اس کے بیٹے کا کیا نام ہے" (امثال ۳۰: ۴)۔ "اور چوتھے کی صورت خدا کے بیٹے کی سی ہے" (دانی ایل ۳: ۲۵)۔ "تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے" (یوحنا ۶: ۶۹)۔

مگر بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے اُسے قبول نہ کیا"اس لئے یہودی اور بھی زیادہ اُس کے قتل کی کوشش کرنے لگے کہ وہ نہ صرف سبت کا حکم توڑتا ہے۔ بلکہ خدا کو اپنا خاص باپ کہہ کر اپنے آپ کو خدا کے برابر بناتا ہے (یوحنا ۵: ۱۸) پس یہود کے اس انکار کے باعث قرآن مجید نے اُنہیں کافر قرار دیا۔اور ہر منکر اسی فتویٰ کے ماتحت ہے جو تصدیقِ قرآنی کا مخالف ہے۔

ب۔ وہ روح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا (لوقا ۱: ۳۵، متی ۱: ۱۹تا ۲۱)۔قرآنی تائید سورہ النساء ۱۷۱آیت، سورہ مریم ۱۷آیت۔اس سے انکار صرف منکرین قرآن کا کام ہے۔

ج۔ کنواری مریم سے پیدا ہوا (یسعیاہ ۷: ۱۴۔ متی ۱: ۲۳۔ لوقا ۱: ۳۲)۔ قرآنی تائید۔ کہا اے میرے رب کیونکر ہو گا۔ واسطے میرے بچہ اور نہیں ہاتھ لگا یا مجھ کو کسی آدمی نے۔ سورہ آل عمران ۴۷آیت۔ سورہ انبیاء ۹۱آیت۔ پس قرآنی شہادتوں اور تصدیق کے باعث سچ مان کر یقین کرنا صرف مخالفین قرآن ہی کا ایمان ہے۔

د۔پنطوس پلاطوس کی حکومت میں دکھ سہا۔چونکہ تواریخ یہودی ورومی اُس کے شاہد ہیں۔قرآن مجید نے صرف دشمنوں کا ذکر کیا ہے۔کہ یہود اُس کے منکر اور مخالف اور مدعی قتل تھے۔ کون ہیں مدد دینے والے مجھ کو طرف اللہ کے سورہ آل عمران، سورہ الصفت ۱۴آیت۔ مخالفین حق میں سے تابعین حق کو علیحدہٰ کیا۔

مصلوب ہوا۔اور بسبب اُن کے کہنے کے کہ تحقیق ہم نے مار ڈالا مسیح بیٹے کو،،،،، سورہ النساء آیت ۱۵۷۔اور نہیں مارا اُسکو نہ سولی دی۔ لیکن یہ اُن کا۔۔۔۔۔نہ مارا اُس کو بر یقین (۱۵۷)تابعین قرآن مجید بھی اس آیت کے مختلف و معنی کرتے رہے۔لیکن اگر بالمقابل انجیلی بیان کو رکھ کر پڑھا جائے تو مطلب و حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

"جب وہ خدا کے مقررہ انتظام اور علم سابقہ کے موافق پکڑوایا گیا تو تم نے بے شرع لوگوں کے ہاتھ سے اُسے مصلوب کروا کر مار ڈالا" (اعمال ۲: ۲۳)۔سیدنا مسیح کی اپنی موت کے بارے میں پیشینگوئیاں (متی ۲۰: ۱۷تا ۱۹۔ مرقس ۱۰: ۳۳، ۳۴۔لوقا ۱۸: ۳۱تا ۳۴)ان سب آیات سے واضح ہے کہ قرآنی تصدیق صادق کے مطابق یہود نے اُسے قتل و مصلوب نہیں کیا مگر اُسے رومی حکومت کے حوالے کر کے بشدت مطالبہ کیا۔ پس بقول قرآن مجید یہودیوں نے اُسے صلیب نہیں دی یہ اُن کا ظن اور گمان ہے۔ کیونکہ وہ محکوم وغلام قوم تھی۔ لیکن اُنہوں نے وقت کے حاکم سے مطالبہ کیا جو حکومت نے پورا کیا۔

س۔ وہ مر گیا۔ قرآن مجید نے علیٰ اعلان تصدیق صادق فرمائی۔ قال اللہ عیسیٰ انی متوفیک۔ کہا اللہ نے اے عیسیٰ تحقیق میں تجھے موت دوں گا۔ فلما توفیتنی پس جب تو نے مجھے موت دی۔ سورہ المائدہ ۱۱۷آیت۔ پس قرآن مجید انجیل مقدس اور صراط الذنین کے ایمان کے مطابق اور تواریخ کی شہادت کے ہمزبان تصدیق فرماتا ہے جس سے انکار صرف مخالفِ قرآن ہی کر سکتے ہیں۔

د۔ تیسرے دن (موت اور قبر پر فتح پا کر) جی اٹھا۔ اور آسمان پر تشریف لے گیا اور خدائے قادر مطلق باپ کے دہنے جا بیٹھا۔ قرآن مجید نے فرمایا قال یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہر من الذین کفرو۔ کہا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ تحقیق میں تجھے موت دوں گا اور اٹھالوں گا طرف اپنی اور پاک کروں گا تجھ کو کافروں سے۔ سورہ آل عمران ۵۵آیت۔

یل رفعہ اللہ الیہ۔ بلکہ اٹھالیا اُس کو طرف اپنی۔ سورہ الذماء ۱۵۷آیت۔

سورہ آل عمران ۵۵آیت کی ترتیب واسلوب بیان انجیل مقدس یا کلام حق کی تصدیق ہے۔ کہ سیدنا عیسیٰ مصلوب ہوئے اور شہید کئے گئے۔ پھر زندہ ہو کر آسمان پر تشریف لے گئے جہاں آپ کے دشمنوں کو پہنچ کر دکھ پہنچانے کی مجال و مجاز نہیں۔

صحائف الانبیاء کی پیش گوئیاں حرف بحرف پوری ہوئیں۔ دانی ایل نبی نے نبوت کی اور باسٹھ ہفتوں (یعنی ۴۳۴ نبوی سالوں) کے بعد مسیح قتل کیا جائے گا۔ (دانی ۹: ۲۶۔ یسعیاہ ۵۳ باب سارا اُس کے دکھوں اور موت کی پیشنگوئیوں سے لبریز ہے۔ نیز سیدنا عیسیٰ مسیح کی اپنی پیشنگوئیوں میں یہ قرآنی تصدیق من وعمن انجیل مقدس میں مندرج ہے۔ بعینہ آپ کے جی اٹھنے کی بابت انبیاء صادقین کی کثیر التعداد پیشنگوئیاں مرقوم ہیں "تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دے گا" (زبور ۱۶: ۱۰) "داؤد اور جتنے مر کر دفن ہوئے سب کے جسم سڑ گئے اور مٹی گوشت کو کھا گئی"۔

"خداوند نے میرے خداوند سے کہا تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی بناؤں" (زبور ۱۱۰: ۱)۔

سورہ آل عمران ۵۵ آیت اس کی مکمل تصدیق صادق ہے کہ وہ مارا گیا۔ زندہ ہو کر آسمان پر تشریف لے گیا اور خدائے قادرِ مطلق کے پاس بیٹھا ہے۔ جہاں سے وہ بطور زندوں اور مردوں کا انصاف کرنے آئے گا۔ یوں وہ دشمنوں سے پاک اور صاف ہو کر غالب آیا۔

اُس کی دوبارہ آمد کے لئے مصنف "ہمارا قرآن" نے تمام حوالہ جات تحریر فرمائے ہیں۔ اور قرآن مجید نے تحقیق فرمائی ہے کہ سیدنا مسیح قیامت کی نشانی ہے۔ سورہ الزخرف آیت۔ پس قرآن مجید سیدنا مسیح کی موت، جی اٹھنے اور صعودِ آسمانی کا مصدق صادق اور مضبوط گواہ ہے۔ اس لئے مخالفینِ قرآن مجید کی ہر تاویل باطل اور تفسیر کاذبِ قرآن مجید سے ارتداد وانحراف اور بغاوتِ اعلانیہ ہے۔

اور تحقیق البتہ وہ علامت قیامت کی ہے۔ پس مت شک لاؤ ساتھ اس کے اور پیروی کرو میری یہ ہے صراط المستقیم الزخرف ۶۱۔

سیدنا مسیح قیامت کی علامت ہے۔ قیامت ارواحِ انسانی کے لئے ابدی قیامت ہوگا۔ جو منظور نظرِ الٰہی ہوں گے وہ ابدی آرام کے لئے اور باقی جو مغضوبِ الٰہی کے مورد ہوں گے وہ ابدی عذاب کے لئے جی اٹھیں گے۔ کیونکہ موت نیست ہوگی اور کسی پر وارو نہ ہو سکے گی "اے قبر تیری فتح کہاں رہی۔ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا" (اکرنتھیوں ۱۵: ۵۵۔ ہوسیع ۱۳: ۱۴)۔ سب سے پچھلا دشمن جو نیست کیا جائے گا وہ موت ہے" (اکرنتھیوں ۱۵: ۲۶)۔

# سیدنا مسیح قیامت کی نشانی ہے

اول: اس لئے کہ "فی الواقع مسیح مردوں میں سے جی اٹھا ہے اور جو سو گئے اُن میں پہلا پھل ہوا" (اکرنتھیوں ۱۵: ۳۰)۔ ابتدائے آفرینش سے ابدی زندگی کے لئے جی اٹھنے میں مسیح پہلا پھل ہے جو زندہ کئے گئے وہ پھر موت کا لقمہ ہو گئے۔ اگر خداوند ابدی حیات کے لئے موت وقبر پر فتح مند ہو کر جی نہ اٹھتے تو قیامت، ابدی حیات کا کوئی ثبوت نہ ہوتا۔ اس لئے ازروئے قرآن مجید سیدنا مسیح کا جی اٹھنا قیامت کی نشانی ہے۔

دوئم۔ اگر بعض بعین قرآن کی تشریحات خلافِ قرآن کے مطابق سیدنا مسیح قیامت سے پہلے آکر، لقمہ موت ہو کر مدینہ منورہ میں دفن ہوں تو یہ قرآنی تصدیق صادق کی مخالفت صریح اور تضادِ عظیم ہوگا۔ کیونکہ نرسنگا یا صور پھونکے جانے پر جب سب مردے جی اٹھیں گے اُن میں کوئی ایک بھی قیامت کی نشانی قرار نہیں دیا گیا۔ پس یہ تشریح وایمان تصدیق صادق قرآنی کے خلاف ہے۔

سوئم۔ مخالفِ مسیح نے یہ افتراء تقول ایجاد کیا کہ مسیح قبر کشمیر میں مدفون ہے۔ یہ استدلال واختراع سورہ الزخرف ۶۱ آیت تصدیق صادق قرآنی کے خلاف اور بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔ اگر بقول مخالفِ مسیح قبر کشمیر میں سیدنا مسیح مدفون ہوتے۔ تو وہ قرآنی قول شہادت اور تصدیقِ صادق کے مطابق قیامت کی علامت وشہادت نہیں ٹھہرتے۔ اس لئے ہم قادیانی اُمت کو دعوت عام دیتے ہیں کہ وہ مخالف مسیح لغو اختراع وبہتان اور اپنے غلط ایمان کی حمایت کے لئے تصدیق صادق قرآنی کا ابطال وجواز پیش کریں۔ ورنہ اپنے مقتداء کے اقوال کا ابطال اور اپنے ایمان کی تردید تسلیم کریں۔ جس کے سوا خلافِ قرآن ایمان کے لئے اور کوئی چارہ نہیں۔ پس مسیحی ایمان کہ سیدنا مسیح پنطوس پلاطس کی حکومت میں صلیبی دکھ اٹھا کر شہید کئے گئے۔ دفن ہوئے اور تیسرے

دن مردوں میں سے جی اٹھے اور آسمان پر تشریف لے گئے۔ پروردگار عالم کے دہنے ہاتھ جابیٹھے جہاں سے مردوں اور زندوں کا انصاف کرنے کو تشریف لائینگے اور یہ اصطلاع عام میں قیامت ہوگی۔

"مسیح کتاب مقدس کے بموجب ہمارے گناہوں کے لئے موا اور دفن ہوا اور تیسرے دن کتابِ مقدس کے بموجب جی اٹھا (اکرنتھیوں ۱۵: ۱۳، ۱۴)۔ اور قرآن مجید اس کی لفظ بلفظ تصدیقِ صادق کا شاہد ہے۔ وہ سب جو اس کے مخالف ہیں وہ قرآن مجید کے مخالف ہیں۔

ا۔ میں مانتا ہوں روح القدس کو، بعض مفسرین نے روح القدس کو جبرائیل فرشت سے تعبیر کیا۔ جو خلافِ قرآن ہے۔ کیونکہ روح اللہ، روح القدس کو ہمیشہ ملائکہ سے علیحدۂ بیان کیا گیا ہے۔ اُتارتا ہے فرشتوں کو ساتھ روح کے اپنے سے اُوپر جس پر چاہے۔ سورہ النحل ۲ آیت۔

چڑھتے ہیں فرشتے اور روح۔ سورہ المعارج ۴ آیت۔ اور قوت دی ہم نے اُن کو ساتھ روح اپنی کے۔ سورہ المجادلہ ۲۲ آیت۔ اعمال ۲: ۴۔ روح اللہ۔ یوسف ۸۷ آیت وغیرہ۔ پس از روئے قرآن مجید بھی فرشتے تعمیل حکم الٰہی کے لئے ہیں اور کرتے ہیں جو کچھ حکم کئے جاتے ہیں۔ سورہ النحل ۵۰ آیت۔ کیا وہ سب خدمت گذار روحیں نہیں جو نجات کی میراث پانے والوں کی خاطر خدمت کیلئے بھیجی جاتی ہیں۔ (عبرانیوں ۱: ۱۴)۔

مگر روح القدس ذات الٰہی کا اقنوم ثالثِ قدرت والا ہے۔ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا (جبرائیل نے فرمایا) لوقا ۱: ۳۵۔ اور قوت دی ہم نے اُس کو روح القدس سے سورہ البقرہ ۲۵۳ آیت۔ پس از روئے قرآن مجید مصدق صادق روح القدس قدرت والا ہے۔ مگر جبرائیل اور فرشتے تعمیل حکم کرنے والے۔

۲۔ ایمان کلیسیائے عام پر۔ کلیسیا اپنے لفظی معنوں کے مطابق خدا کی برگزیدہ اور دنیا سے علیحدٰہ کی ہوئی جماعت جو سیدنا مسیح کے کفارہ خون سے دھل کر ابدی جلال الٰہی کے لئے مخصوص ہوئی جماعت صراط الذین تمام نعمتوں کی حامل ہے۔

۳۔ ان پاک لوگوں کی رفاقت وافع عادات وخصلاتِ بد ہے۔

۴۔ گناہوں کی معافی جو کفارہ مسیح میں حاصل ہوتی ہے۔

۵۔ جسم کے جی اُٹھنے۔

۶۔ ہمیشہ کی زندگی پر۔

پس قرآن مجید ان صراط الذین کے ایمان کے منبع کلامِ حق کا مصدق صادق ہے۔ اور اپنے تسلیم کرنے والوں کو اسی ایمان حقیقی کی تقلید کی ہدایت فرماتا ہے۔ اس کے علاوہ جنہوں نے اختراع کئے وہ صراط المستقیم سے ہنوز بعید ہیں۔ راہ، حق اور زندگی کے پیروؤں صراط الذین پر یہ نعمتیں ہوئیں کہ "اُس نے بعض کو رسول، بعض کو نبی اور بعض کو مبشر اور بعض کو چرواہا اور اُستاد بنا کر دے دیا" (افسیوں ۴: ۱۱۔ اور خدا نے کلیسیا میں الگ الگ شخص مقرر کئے۔ پہلے رسول دوسرے نبی، تیسرے اُستاد پھر معجزے دکھانے والے مددگار، منتظم، طرح طرح کی زبانیں بولنے والے (اکرنتھیوں ۱۲: ۲۸)۔

پہلے رسول۔ پولس رسول کا بیان یہ رسول ہونے کی علامتیں کمال صبر کے ساتھ نشانوں اور عجیب کاموں اور معجزوں کے وسیلے سے تمہارے درمیان ظاہر ہوئیں۔ ۲ کرنتھیوں ۱۲: ۱۲۔ مرزا مرحوم کا دعویٰ۔ سچا خدا وہ ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔ وافع البلا صفحہ ۱۱۔ ہم مخالفینِ قرآن سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ ۲ کرنتھیوں ۱۲: ۱۲ کے مطابق رسول ہونے کی علامتیں پیش پبلک کریں۔ جب کہ نشانوں اور عجیب کاموں اور معجزوں کے لئے قرآن مجید طنزاً فرمایا۔ اور اگر گراں ہوا ہے اُوپر تیرے منہ پھیرنا اُن کا پس اگر تو کر سکے یہ کہ ڈھونڈھے سُرنگ بیچ زمین کے یا سیڑھی بیچ آسمان کے پس لے آتو اُن پاس کوئی نشان اور اگر چاہتا البتہ البتہ اکٹھا کرتا ان کو اُوپر ہدایت کے پس ہر گزمت ہو جاہلو سے۔ سورہ الانعام ۳۵ آیت۔ مخالفِ مسیح کا قول۔ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت میں جاملوں جماعتہ البشریٰ صفحہ ۷۹ کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا

دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے؟ اور کیا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے یہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت کے بعد نبی اور رسول ہوں؟(انجام آتھم صفحہ ۲۷)تاہم وافع البلاء صفحہ ۱۱ کے مطابق رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔

ہم ثابت کر چکے کہ مصدقِ صادق قرآن مجید کا دعویٰ اور شہادت بے بدل ہے۔ کہ صراط المستقیم کی ہدایت طلب کرنے کی تلقین کی گئی اور ازروئے قرآن مجید یہ ثابت ہے کہ مسیحی ایمان سچا اور زندہ ایمان ہے۔اور مخالفینِ قرآن کے مفروضہ رسول میں رسولوں کی کوئی علامت ثابت نہیں ہو سکتی توسچے ایمان سے بضد ہو کر محروم رہنما اور منہ سے اہدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم پڑھنے کے کیا معنی ہیں؟

اے مخالفینِ صراطِ المستقیم وقرآن مجید آؤ۔اور راہ اور حق اور زندگی پر ایمان لاؤ کیونکہ اُس کے بغیر وسیلے (کوئی منزل مقصود روحانی) باپ کے پاس نہیں آتا۔

اسی لئے جواس کے وسیلے سے خدا کے پاس آتے ہیں وہ اُنہیں پوری پوری نجات دے سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اُن کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے۔ عبرانیوں ۷: ۲۲۔ کاش کہ اس آخری زمانے میں مخالفین تصدیق قرآنی اس صراط المستقیم کے صراط الذین بن کر ابدی زندگی کے وارث بنیں۔ آمین۔

نوٹ: صراط الذین انعمت علیھم۔ مخالفینِ قرآن کی تبلیغ اور تارکانِ مسیحیت کی مثال ایسی ہے۔ جیسے بادشاہ نے ضیافت کی اور خاص وعام کو بلایا اور پرانے چیتھڑے اُتار کر ضیافت میں شرکت کے لئے عمدہ پوشاکیں پہنائی گئیں۔اور ہر طرح کی نعمتیں نہایت قرینہ وکثرت سے دستر خوان پر چنی گئیں۔ مگر دروازے کے باہر دعوت سے محروم باغی منکر گروہ کے راہنماؤں نے پُرفریب تقریریں شروع کیں۔ اور مہمانوں اور بعض شنوا ہو کر اٹھے۔ عمدہ پوشاکیں اُتار کر وہی چیتھڑے پہنے اور ضیافتوں سے باہر نکل کر اُس محروم از نعمت گروہ میں شریک ہو گئے اور بادشاہ اُن کی بغاوت گمراہی سے ناراض ہوا اور دروازہ اُن کے لئے بند ہوا۔ اب وہ اُس بھوکے گروہ کے ساتھ مل کر دروازے کے باہر شور مچاتے اور کہتے ہیں "اے بادشاہ ہم کو بھی وہ نعمتیں دے جو تونے اپنے مہمانوں کو دستر خوان پر دیتا ہے۔ مگر شاہی غضب اُن پر قائم رہتا ہے اور وہ کبھی ان نعمتوں تک پہنچ نہیں پائینگے۔ اگر کوئی مخالف یہ اعتراض کرنے کی جرات کرے کہ شاہی دستر خوان پر نعمتیں نہیں تو اُس کا مثالاً یہ حوالہ دینا سرتاپا غلط ہے۔ صراط الذین انعمت علیم پس وہ اپنے قول اور ورد کا خود متردد ہے۔